خوشبوئے سلوک

یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے کی خوشبو

عارف باللہ حضرتِ اقدس

مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

دامت برکاتہم وعمت فیوضہم

کے خلیفہ مجازِ بیعت

شاہین اقبالؔ اثر جونپوری دامت برکاتہم

کے منتخب اشعار کا مجموعہ

CamScanner

تعارف

شاہین اقبال اثر کی شاعری کا حاصل لوگوں کو ماضی تمنائی کے تنگ دائرے سے نکال کر مستقبل کے روشن مناروں سے روشناس کرانا اور ان کے حصول کے لئے خود سمیت ہر ایک کو عزم مصمم اور سعی پیہم کی دعوت دینا ہے.......... اُس کا شیوۂ گفتار دوستانہ مگر انداز ناصحانہ ہے۔ بزم سے رزم تک اُس کے لہجے کی گونج، سننے والوں کو اپنی جانب مائل کر رہی ہے.......... اس کے تازہ اور شیریں نغمے خوابیدہ ذہنوں کو بیدار کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں اور.......... یہ سب کچھ رومی دوراں، مرشد کامل،

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کی تربیت و دُعا کا اثر ہے۔

''خوشبوئے سلوک'' کے یہ چند مہکتے اوراق دراصل ایک تعارف ہیں اُس ''بہارِ سلوک'' کا جس کی آمد کے ہم سب منتظر ہیں۔

حق تعالیٰ شرف قبول کے پھولوں سے دامنِ اثر کو بھر دیں اور اُسے یونہی تمام عمر گلکاریوں میں مصروف رکھیں.......... آمین

ڈھیر ساری دُعاؤں کی پتیاں نچھاور کرتا ہوا

خالد اقبال تائب

۴/ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ

پیش لفظ

پیشِ نظر کتابچہ بندہ کی چند مخصوص نظموں اور اصلاحی اشعار پر مشتمل ہے۔ دراصل ایک عرصے سے بعض احباب کی یہ فرمائش تھی کہ ناچیز کے ایسے اشعار کو جو عام فہم انداز میں لکھے گئے ہیں اور بقول ان کے عوام کے لئے مفید ہیں کتابچہ کی شکل میں شائع کرنا چاہیے۔ الحمد للہ کہ احباب کے دامے، درمے سخنے معاونت کی وجہ سے کتابچہ آج ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کے جملہ معاونین کو بہتر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کاوش کو ناچیز کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین) جن حضرات نے قطب زمانہ، رومیِ ثانی،

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی

کی مجالس میں شرکت کی ہو وہ جانتے ہیں کہ حضرت اقدس اس بات کا کس قدر اہتمام فرماتے ہیں کہ آسان سے آسان اردو میں لوگوں تک بات پہنچائی جائے یہاں تک کہ بعض دفعہ کسی خادم نے کہا کہ ایک مُشت داڑھی رکھنی چاہیے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ مُشت کا مطلب بتاؤ بلکہ مُٹھی کہو، اس طرح کی بے شمار مثالیں موجود ہیں لہٰذا حضرت اقدس کی تعلیمات کی روشنی میں ناچیز کا نقطہ نظر شاعری کے بارے میں یہی ہے کہ وہ اتنی آسان ہو کہ ہر خاص و عام کو سمجھ میں آ سکے کیونکہ اکثر عوام کو شعراء سے یہ شکوہ رہا ہے کہ۔

"مگر ان کا کہا یا آپ سمجھیں یا خدا سمجھے"

اور جب کوئی چیز سمجھ ہی نہ آئے تو کوئی پڑھے کیونکر، لہٰذا ناچیز نے نظیر اکبر آبادی کی پیروی کرتے ہوئے ایسے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں جو بظاہر سوقیانہ (بازاری) محسوس ہوتے ہیں مگر جس مجبوری اور ضرورت کا ذکر مندرجہ بالا عبارت میں کیا جا چکا ہے اس سے بندہ کا مقصود واضح ہے کہ ہر خاص و عام با آسانی ان اشعار کو سمجھ سکے کیونکہ سمجھنے کے بعد ہی عمل کی توقع کی جا سکتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ اشعار اگرچہ پڑھنے میں آسان محسوس ہوں مگر لکھے اتنی آسانی سے نہیں گئے ہیں، میں سچ عرض کروں کہ ان اشعار میں صرف دردِ دل ہی نہیں بلکہ میرا خونِ جگر بھی شامل ہے لہٰذا اسے سرسری انداز میں نہ پڑھیں بلکہ کسی مخلص کی فریاد سمجھ کر اس پر غور کریں اور اس کے بعد عمل کی کوشش کریں کہ یہی اس کتابچہ کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ سمیت تمام مسلمانانِ عالم کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

شاہین اقبال اثر

حمدِ باری تعالیٰ

ہے مرا مشن تری جستجو تری شان جل جلالہ ❀ تجھے ڈھونڈتا ہوں میں کو بہ کو، تری شان جل جلالہ
تُو شکور ہے تُو غفور ہے سو یہ عرض ترے حضور ہے ✺ میں گناہ گار ہوں بخش تُو، تری شان جل جلالہ
تُو کریم ہے تُو رحیم ہے تُو حلیم ہے تُو عظیم ہے ❀ تُو علیم ہے ہے خبیر تُو، تری شان جل جلالہ
تُو کہ پردہ رکھتا ہے عبد کا تری ستر پوشی کا واسطہ ✺ سرِ حشر رکھنا تُو آبرو، تری شان جل جلالہ
تجھے دیکھے بن میں فدا ہوا کہ ترے ہی در کا گدا ہوا ❀ ہے ترے فراق میں ہاؤ ہو، تری شان جل جلالہ
تری ذات حاصلِ کائنات ترا ذکر ہی ہے مری حیات ✺ ترا عشق ہے مری آرزو، تری شان جل جلالہ
نہیں فکر کی کوئی بات ہے تری ذات گر مرے ساتھ ہے ❀ بھلا کیا کرے گا مرا عدو، تری شان جل جلالہ
ترا پیار روح کا تزکیہ ترا وصل غیر سے تخلیہ ✺ ترا عشق، قلب کا ہے وضو، تری شان جل جلالہ
ہے تمنا عشق کے باب میں سرِ حشر تیری جناب میں ❀ یہ کہے آثر ترے روبرو، تری شان جل جلالہ

✺❀✺❀✺

حمدِ باری تعالیٰ

فکر و قرطاس و قلم الفاظ بھی تیرے لئے ✺ وقف کردی میں نے یارب شاعری تیرے لئے
میری چاہت تیری خاطر، برہمی تیرے لئے ✺ دوستی تیرے لئے ہے دشمنی تیرے لئے
میرے ہنسنے اور رونے کا ہے باعث تیری ذات ✺ اشکِ خوں تیرے لئے، لب پہ ہنسی تیرے لئے
تُو ہے میرا میں ہوں تیرا، اے خدا پیارے خدا ✺ تیرا غم میرے لئے، میری خوشی تیرے لئے
تُو نے مجھ کو زندگی بخشی برائے بندگی ✺ میں فدا کرتا رہوں گا زندگی تیرے لئے
تُو ہی خالق تو ہی مالک تو ہی مولیٰ ہے مرا ✺ ہر نفس مرتا رہوں گا جیتے جی تیرے لئے
خود کو میں خوددار رکھتا ہوں ترے ہی واسطے ✺ باخدا ہوتی ہے طاری بے خودی تیرے لئے
اپنے قلب و روح میں محسوس کی میں نے مٹھاس ✺ جب فدا کر دی نظر کی چاشنی تیرے لئے
تُو عطا کرتا ہے اُس کو دونو عالم میں بقا ✺ جو فنا ہوتا ہے جگ میں واقعی تیرے لئے

✺❀✺❀✺

مناجات

ہر مسلماں کو سلامت رکھ مُدام ❋ یاسلامُ یاسلامُ یاسلام
اہلِ ایماں کو نہ کر اہلِ سَعیر ❋ یامُجیرُ یامُجیرُ یامُجیر
بخش دے ہم کو صراطِ مستقیم ❋ یاعظیمُ یاعظیمُ یاعظیم
کر دے ہم کو داخلِ باغ نعیم ❋ یاکریمُ یاکریمُ یاکریم
ہر مسلماں کی طبیعت ہو سلیم ❋ یاحکیمُ یاحکیمُ یاحکیم
عام فرما رحم کی بادِ نسیم ❋ یارحیمُ یارحیمُ یارحیم
اہلِ حق پر بند کر بابِ جحیم ❋ یاحلیمُ یاحلیمُ یاحلیم
عالمِ حادث نہ کر ڈالے سقیم ❋ یاقدیمُ یاقدیمُ یاقدیم
قلبِ خستہ میں اثر کے ہو مقیم ❋ یاعلیمُ یاعلیمُ یاعلیم
کر دے ہم کو تابعِ دینِ حنیف ❋ یالطیفُ یالطیفُ یالطیف
اب بنا لے تُو ہمیں اپنا ولی ❋ یاعلیُّ یاعلیُّ یاعلی
ہم کو بھی فرما دے قسمت کا دھنی ❋ یاغنیُّ یاغنیُّ یاغنی
راستہ اپنا تُو کر ہم پر لذیز ❋ یاعزیزُ یاعزیزُ یاعزیز
کر دے قرآں کو سرِ محشر شفیع ❋ یاسمیعُ یاسمیعُ یاسمیع
اب بنا لے تُو ہمیں اپنا مطیع ❋ یابدیعُ یابدیعُ یابدیع
روزِ محشر اپنی بخشش کر نصیب ❋ یاحسیبُ یاحسیبُ یاحسیب
ہر دُعا مقبول کر بحرِ حبیب ❋ یامجیبُ یامجیبُ یامجیب
عَفو کے طالب ہیں سَر تا پا قصور ❋ یاغفورُ یاغفورُ یاغفور
کارِ ادنیٰ پر دے بے پایاں اُجور ❋ یاشکورُ یاشکورُ یاشکور
کر ہمیں اپنی نگاہوں میں صغیر ❋ یاکبیرُ یاکبیرُ یاکبیر
مغفرت کی پیدا فرما دے سبیل ❋ یاجلیلُ یاجلیلُ یاجلیل

دور فرما کفر کے خارِ مہیب ✻ یارقیبُ یارقیبُ یارقیب
ہر نفس احسن سخن کا ہو ورود ✻ یاودودُ یاودودُ یاودود
کر عطا اپنی محبت اب شدید ✻ یامجیدُ یامجیدُ یامجید
میرے مرشد کو بنا میرا خلیل ✻ یاوکیلُ یاوکیلُ یاوکیل
دُور فرما دے ہماری کج روی ✻ یاقویُ یاقویُ یاقوی
وقف تیرے آستاں پر ہو جبین ✻ یامتینُ یامتینُ یامتین
اب سُنا دے اپنی قربت کی نوید ✻ یاحمیدُ یاحمیدُ یاحمید
پھر سے لوٹا دے وہی عہدِ سعید ✻ یامُعیدُ یامُعیدُ یامُعید
مُرشدِ کامل سے کر دے مستفید ✻ یارشیدُ یارشیدُ یارشید
دے انڈیل اب مہربانی کے ظروف ✻ یاروفُ یاروفُ یاروف
ماسویٰ سے پاک کر قلبِ غلیظ ✻ یاحفیظُ یاحفیظُ یاحفیظ
کر مقدر نفس اور شیطاں سے جیت ✻ یامقیتُ یامقیتُ یامقیت
بخش دے اپنی ولایت کی تُو بھیک ✻ یاملیکُ یاملیکُ یاملیک

✻✻✻✻✻

ملفوظ: (حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ)

کپڑے کے تاجران سے حلوہ نہ مانگیے ✻ حلوائی کی دکان سے کپڑا نہ مانگیے
جس شئے کی ہو دکان طلب کیجئے وہ شے ✻ سونے کی مارکیٹ میں لوہا نہ مانگیے
جب حاضری ہو اولیا اللہ کے حضور ✻ مولیٰ کی ذات مانگیے دنیا نہ مانگیے

شہرِ تقویٰ

جانِ جاناں سے جب پیار ہو جائے گا ✻ جان دینا مزیدار ہو جائے گا
جس کے باطن میں مخفی ہو عشقِ نبی ﷺ ✻ اس کے ظاہر سے اظہار ہو جائے گا
بھول کر بھی اگر مِس پہ ماری نظر ✻ شہر تقویٰ کا مِسمار ہو جائے گا

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نبی ﷺ کی یاد ہی سے روحِ مومن شاد ہوتی ہے ✻ نبی ﷺ کے ذکر ہی سے بزمِ دل آباد ہوتی ہے
نبی ﷺ سے عشق کا دعویٰ سر آنکھوں پر مگر اے دوست ✻ محبت کیا عمل کی قید سے آزاد ہوتی ہے
ہم ایسے خودغرض عُشاق ہیں جو اپنے آقا ﷺ کی ✻ اطاعت بھول جاتے ہیں شفاعت یاد ہوتی ہے
عموماً مسخ ہوجاتی ہے عقل و فہمِ انسانی ✻ جب اندھی پیرویٔ آباء و اجداد ہوتی ہے
وہیں تعمیر ہوتی ہیں عماراتِ عمل اے دوست ✻ جہاں عشقِ نبی ﷺ ایمان کی بنیاد ہوتی ہے
جسے ہم اصطلاحِ شاعری میں نعت کہتے ہیں ✻ حقیقت میں دلِ بیتاب کی روداد ہوتی ہے
میں جب اشعار کہنے بیٹھتا ہوں مدحِ آقا ﷺ کے ✻ تو میری شاعری کی غیب سے امداد ہوتی ہے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نبی ﷺ کی سنت کو ترک کرنا اُسے طبیعت پہ بار ہوگا ✻ جسے نبوت سے پیار ہوگا نبی ﷺ کی سنت سے پیار ہوگا
نبی ﷺ کے اُسوہ پہ جو چلے گا وہ خار میں گلعزار ہوگا ✻ نبی ﷺ کے رستے سے جو ہٹے گا وہ دونوں عالم میں خوار ہوگا
نبی ﷺ کی اُلفت کا گر ہے دعویٰ نبی ﷺ کی صورت میں تُو بھی آجا ✻ نبی ﷺ کی الفت ہو جس کے دل میں نبی ﷺ کا وہ پیروکار ہوگا
نبی ﷺ کا جو بھی بنے گا عاشق اور اپنے دعوے میں ہوگا صادق ✻ نبی ﷺ کی اک اک ادا پہ ہر دم وہ جان و دل سے نثار ہوگا
جو شرک و بدعت سے دور ہونگے، جو اہلِ فہم و شعور ہونگے ✻ نبی ﷺ کی سنت کو عام کرنا جہاں میں اُنکا شعار ہوگا
نبی ﷺ کی خاطر سجی ہے جنت نبی ﷺ کے رُتبے کی بات ہی کیا ✻ نبی ﷺ کے گلشن کا خوشہ چیں بھی خزاں میں رشکِ بہار ہوگا
طریقِ اغیار کے مسافر، سکونِ دل سے رہیں گے قاصر ✻ جو رخ کو سوئے حبیب ﷺ کر لیں اُنہی کو حاصل قرار ہوگا
خدا کے محبوب کی محبت اثر ہے حُبِ خدا کا زینہ ✻ خدا کے محبوب کا مُحِبّ بھی حبیبِ پروردگار ہوگا

تباہیٔ مُسلم

میں کیا بتاؤں دوستو عالم میں چار سُو — یوں ہی نہیں تباہیٔ مُسلم کی دُھوم ہے
مسجد میں ایک صف بھی مکمل نہیں مگر — بازار جا کے دیکھئے کتنا ہجوم ہے

شاہِ بطحہ ﷺ

دل میں نقشِ گنبدِ خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے ✱ میرے سامنے اُن کا روضہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
آقا ﷺ کے سانچے میں ڈھلنا ہر دم سنت پر چلنا ✱ خُلدِ بریں کا آساں رستہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
دیکھا دیکھی لوگوں کی کب مدح سرائی میں نے کی ✱ میرے سر پر عشق کا سودا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
جس میں دیکھ کے خود کو مزین کر سکتا ہے ہر مومن ✱ سنتِ نبوی ﷺ کا آئینہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
رنگ برنگے پھول کھلے ہیں جس میں شوقِ حضوری کے ✱ دل میں سمایا گلشنِ طیبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
حزن والم کیوں راہ میں آئیں جبکہ صبا حبِ لاتحزن ✱ میرا ملجا میرا ماویٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
میری فقیری کیوں نہ امیری پر ہو محوِ رشک اثر ✱ میرا شاہ وہ شاہِ بطحہ ﷺ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

حضرت حسّان ابنِ ثابتؓ کے عربی شعر

ماانِ مدَحتُ محمداً بمقالتی ✿ لٰکن مدَحتُ مقالتی بِمحمدٖ

اردو ترجمہ

میں نے یہ کب کہا کہ مری نعت سے اثر ✱ سرکارِ دوجہان کی توصیف ہو گئی
سرکارِ دوجہان کی توصیف کے طفیل ✱ اشعارِ خاکسار کی تعریف ہو گئی

خُلِقتَ مبراً مِن کلِ عیبٍ ✿ کانکَ قَد خُلِقتَ کما تَشاءُ

اردو ترجمہ

بناؤں کس لئے پھر میں بھلا مغضوب کی صورت ✱ مِرے محبوب کو محبوب ہے محبوب کی صورت
بنایا آپ کو ایسا کہ جیسا آپ نے چاہا ✱ مِرے سرکار ﷺ کو رب نے عطا کیا خوب کی صورت

خلاصہ

اگر داڑھی کے رکھ لینے سے چہرہ بدنما لگتا
تو پھر داڑھی مِرے سرکار ﷺ کی سنت نہیں ہوتی

✱✿✱✿✱

تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

تُو ظاہراً تو پھول ہے ✻ پہ باطناً ببول ہے
آنکھوں میں جھونکے ڈھول ہے ✻ یہ فلسفہ فضول ہے
محیر العقول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

سر پر ترے انگریزی بال ✻ سنت سے خالی تیرے گال
سمجھا ہے تو اسے جمال ✻ ہے خام تیرا یہ خیال
یہ صرف تیری بھول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

مانا غمِ فراق ہے ✻ یہ دُوری تجھ پہ شاق ہے
طیبہ کا اشتیاق ہے ✻ لیکن یہ کیا مذاق ہے
فساق میں شمول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

حرص و ہوس کی پیاس ہے ✻ گناہ تجھ کو راس ہے
عیسائیوں سی شکل ہے ✻ انگریز سا لباس ہے
منافقت اصول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

ناواقفِ فنا ہوا ✻ سر کِبر سے تنا ہوا
پجاریٔ اَنا ہوا ✻ فرعون ہے بنا ہوا
ناقابلِ قبول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

مانا کہ تو شریف ہے ✻ ہر ظلم کا حریف ہے
پر دین میں ضعیف ہے ✻ حد درجہ تو نحیف ہے
اب عشق خود ملول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

مِدحت سرائی خوب کر ✻ نعتیں بھی خوب لکھ مگر
کرتا ہوں قصہ مختصر ✻ گر پاس تیرے اے اثر
حُسنِ عمل کا پھول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

مرے مرشد کا فرمان

مرے مرشد کے ارشادت سن لو اے مسلمانو ❋ جنیدِ وقت کی کچھ بات سن لو اے مسلمانو
مرے مرشد نے فرمایا نگاہوں کو رکھو نیچی ❋ مرے مرشد نے فرمایا مگر شلوار ہو اونچی
مرے مرشد نے فرمایا کہ داڑھی مشت بھر رکھو ❋ مرے مرشد نے فرمایا کہ مونچھیں صاف کر رکھو
مرے مرشد نے فرمایا پڑھو تجوید سے قرآں ❋ مرے مرشد نے فرمایا رہو تم شاداں وفرحاں
مرے مرشد نے فرمایا نہ جاؤ عاملوں کے پاس ❋ مرے مرشد نے فرمایا کہ آؤ کاملوں کے پاس
مرے مرشد نے فرمایا ہے کسی کا حق دباؤ مت ❋ مرے مرشد نے فرمایا کسی پر ظلم ڈھاؤ مت
مرے مرشد نے فرمایا کہ بیوی کو ستاؤ مت ❋ مرے مرشد نے فرمایا کسی کا دل دکھاؤ مت
مرے مرشد نے فرمایا لگاؤ دل نہ لیلیٰ سے ❋ مرے مرشد نے فرمایا کرو بس پیار مولیٰ سے
مرے مرشد نے فرمایا جو نظروں کو بچائے گا ❋ مرے مرشد نے فرمایا وہی مولیٰ کو پائے گا
مرے مرشد نے فرمایا کہ توڑو عصبیت کے بت ❋ زبان ونسل کے صوبائیت کے قومیت کے بُت
مرے مرشد نے فرمایا وظائف کم پڑھو لیکن ❋ کرو سنت شریعت کے مطابق ظاہر وباطن
مرے مرشد نے فرمایا کہ آ جاؤ اُجالوں میں ❋ مرے مرشد نے فرمایا رہو اللہ والوں میں

بے چین روح

کبھی کرتا ہے میسج اور کبھی ای میل کرتا ہے ❋ جو ٹائم پاس کرتا ہے وہ ٹائم فیل کرتا ہے
کسی بھی کام کا رہتا نہیں دنیا و عقبیٰ کے ❋ جو اپنے قیمتی اوقات نذرِ کھیل کرتا ہے
طلبِ خُلدِ بریں کی جس کے دل میں ہوگئی پیدا ❋ بسر وہ عالمِ فانی میں مثلِ جیل کرتا ہے
یقیناً اس کے دل میں کمیل ہے عشقِ مجازی کا ❋ وہ فاسق ہے جو خود کو عاشقِ فی میل کرتا ہے
بہت مہنگا پڑے گا اس کو یہ سودا سرِ محشر ❋ کہ جو آیاتِ قرآنی کو ارزاں سیل کرتا ہے
سکون وچین واطمینان وراحت پائے گا کیونکر ❋ جو خود کو غرقِ فکرِ دال آٹا تیل کرتا ہے

مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

اب سیرت و کردار کو سُنّت سے سجاؤ
اللہ کے پیاروں کی طرح شکل بناؤ
کفار کے ملعون طریقوں کو مٹاؤ
پیغام، نبوت کا یہ اُمّت کو سُناؤ
مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

مانا کہ ہے سرکار ﷺ کی الفت ترے دل میں
پر اتنی بھی ہوتی نہیں ہمت ترے دل میں
ہے موجزن آقا ﷺ کی محبت ترے دل میں
چہرے پہ ذرا سُنّتِ آقا ﷺ کو سجاؤ
مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

محروم یہاں باغباں پھل سے بھی بہت ہیں
پر دُور ابھی لوگ عمل سے بھی بہت ہیں
نعرے بھی کوئی کم نہیں جلسے بھی بہت ہیں
اب پیروئ آقا ﷺ کی تحریک چلاؤ
مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

کہہ دو شہِ بطحا کے گدا ہو کہ نہیں ہو
تم عاشقِ محبوبِ خدا ہو کہ نہیں ہو
سرکارِ دو عالم ﷺ پہ فدا ہو کہ نہیں ہو
گر ہو، تو زمانے کو بھی خاطر میں نہ لاؤ
مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

میں جانتا ہوں عشقِ نبی ہے ترے دل میں
ہاں عشق کی اک آگ لگی ہے ترے دل میں
سرکار ﷺ کی آمد کی خوشی ہے ترے دل میں
اِس آگ کو ظاہر کرو دُنیا کو دِکھاؤ
مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

مانا کہ بسر مدح میں راتیں تو بہت کیں
اِس بابِ رہِ عشق میں باتیں تو بہت کیں
تحریر آثر تم نے بھی نعتیں تو بہت کیں
اب سُنّتِ آقا ﷺ پہ عمل کر کے دکھاؤ
مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

سُوئے دشت و دمن تارکِ سائباں ✱ تُو چلا ہے کہاں چھوڑ کر گلستاں
کیوں تجھے راس آئی ہے فصلِ خزاں ✱ تُو جدھر ہے رواں خار ہیں بس وہاں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

بال انگریز جیسے کٹائے ہوئے ✱ مونچھ حد سے زیادہ بڑھائے ہوئے
اور داڑھی کو بالکل منڈائے ہوئے ✱ کیا مسلمان کے ہے یہ شایانِ شاں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

تُو حسینوں کے چکر میں پھرتا ہے کیوں ✱ تجھ کو ہرگز ملے گا نہ اِس میں سُکوں
تجھ کو برباد کردے گا تیرا جُنوں ✱ ہے ترے سامنے ذِلتوں کا کنواں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

تُو جو سامان کرتا ہے کل کے لئے ✱ یہ بھی سوچا کبھی ایک پَل کے لئے
کچھ رکھا بھی ہے وقتِ اجل کے لئے ✱ یا فقط پیاس اور یاس و محرومیاں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

میں نے مانا ابھی تُو معمر نہیں ✱ موت کا وقت لیکن مقرر نہیں
دارِ فانی ہے رستہ کوئی گھر نہیں ✱ تُو مسافر ہے دُنیا ہے اِک سائباں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

اُونچے اُونچے محل جو بنائے ہیں یہ ✱ گھر نہیں در حقیقت سرائے ہیں یہ
ہرگز اپنے نہیں ہیں پرائے ہیں یہ ✱ بعد تیرے کوئی اور ہوگا یہاں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

وقت ٹی وی بنا پاس ہوتا نہیں ✱ دُور سَر سے یہ خنّاس ہوتا نہیں
تجھ کو غفلت کا احساس ہوتا نہیں ✱ کہیں ایسا نہ ہو پھٹ پڑے آسماں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

میں نے مانا کہ گانوں میں بھی ہے کشش ✱ عاشقی کے فسانوں میں بھی ہے کشش
پر بتا کچھ اذانوں میں بھی ہے کشش ✱ تجھ کو آواز دیتا ہے ربِّ جہاں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

تجھ کو شاید کہ یہ بات معلوم ہے ✻ ٹخنے ڈھکنا شریعت میں مذموم ہے
نظرِ رحمت سے وہ شخص محروم ہے ✻ جس کے ٹخنے رہیں پائنچوں سے نہاں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

داڑھی رکھنا یہ مانا ہے مشکل مگر ✻ روزِ محشر یہ آقا ﷺ نے پوچھا اگر
میری صورت میں کیا نقص آیا نظر ✻ کیا کہے گا جواباً بتا تُو وہاں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

تُو جو حِیلہ بناتا ہے حالات کا ✻ میں تو قائل نہیں اِن خیالات کا
تجھ کو شاید کہ ہے علم اِس بات کا ✻ اہلِ دل خود بناتے ہیں اپنا جہاں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

کرتا دُنیا کی ہر بات میں پہل ہے ✻ دین کی بات آئے تو نا اہل ہے
کارِ دُنیا ترے واسطے سہل ہے ✻ اتباعِ شریعت ہے بارِ گراں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

یہ بجا ہے کہ ابلیس مردُود ہے ✻ وہ مگر وسوسوں تک ہی محدود ہے
اور ترے پاس تو عقل موجود ہے ✻ تیرے اندر ہے ادراکِ سُود و زیاں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

اُمت مسلمہ پر تو بن آئی ہے ✻ اور تُو گیند بلے کا شیدائی ہے
تجھ پہ کیوں اِس قدر بے حسی چھائی ہے ✻ کیوں نہیں لیتا ہاتھوں میں تیر و کماں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

راہِ سنت پہ چلنے کی کوشش تو کر ✻ زیست کا رخ بدلنے کی کوشش تو کر
گر رہا ہے سنبھلنے کی کوشش تو کر ✻ تیری محنت نہیں جائے گی رائیگاں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

میں بتاؤں تری خستہ حالی کا حل ✻ نفس و شیطان کے جال سے اب نکل
چھوڑ کانٹوں کا ماحول گلشن کو چل ✻ لطف دونوں جہانوں کا پائے جہاں

آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

رشوت بھی ہے حلال کمائی کے ساتھ ساتھ

اچھائی کر رہے ہیں برائی کے ساتھ ساتھ ❀ کھاتے ہیں زہر بھی وہ دوائی کے ساتھ ساتھ
قطرہ ملا شراب کا زمزم کے حوض میں ✻ رشوت بھی ہے حلال کمائی کے ساتھ ساتھ
دیتے ہیں وہ زکوٰۃ بھی لیتے ہیں سود بھی ❀ مکھی نِگل رہے ہیں ملائی کے ساتھ ساتھ
غیبت بھی چغلیاں بھی ہیں گالی گلوچ بھی ✻ روزہ نماز و ذِکر و بھلائی کے ساتھ ساتھ
مسلم ہیں اور باعثِ ایذائے مسلمیں ❀ مومن بھی ہیں لگائی بجھائی کے ساتھ ساتھ
تعلیمِ نو کہ موت ہے اخلاقیات کی ✻ ہے بِکس گیدرنگ پڑھائی کے ساتھ ساتھ
دیتے ہیں اپنی عقل سے حکمِ خدا میں دخل ❀ رہزن بھی ہیں وہ راہ نمائی کے ساتھ ساتھ
ہے آج بھی ہماری غلامانہ ذہنیت ✻ وہ قید کر گیا ہے رہائی کے ساتھ ساتھ
چادر تو اوڑھ لی ہے مگر چہرہ ہے کُھلا ❀ پردہ بھی ہے تو جلوہ نمائی کے ساتھ ساتھ
حُسنِ عمل نہیں ہے مگر حُسنِ ظن بہت ✻ اُمیدِ مغفرت ہے ڈھٹائی کے ساتھ ساتھ
گر دل ہے پاک تیرا تو آنکھیں خراب کیوں ❀ کیوں گندگی ہے اتنی صفائی کے ساتھ ساتھ
پوشیدہ پند و وعظ ہیں طنز و مزاح میں ✻ مرچیں کھلا رہا ہوں مٹھائی کے ساتھ ساتھ
پیشہ وروں کے بینک اکاؤنٹس ہیں اثرؔ ❀ شاہی بھی چل رہی ہے گدائی کے ساتھ ساتھ

اجتنابِ معصیت کا آج وعدہ کیجئے

صرف کانوں ہی تلک مت استفادہ کیجئے ✺ زندگی تبدیل کرنے کا ارادہ کیجئے
کب تلک تاخیر آخر نفس کی اصلاح میں ❀ اجتنابِ معصیت کا آج وعدہ کیجئے
کھایئے کم آپ طاقت کے لئے کُشتے مگر ✺ زہر سے پرہیز کی کوشش زیادہ کیجئے
کارِ دُنیا میں تو بے شک رشکِ شیرِ نر ہیں آپ ❀ راہِ حق میں خود کو کیوں رو باہ مادہ کیجئے
منزلِ مقصود بھی مل جائے گی لیکن اثرؔ ✺ آپ پہلے راہ چلنے کا ارادہ کیجئے
جبکہ اہل اللہ سی صورت بنالی آپ نے ❀ اے اثرؔ بدنام مت اُن کا لبادہ کیجئے

❀✻❀✻❀

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا

مجھ کو بے شک نصیحت کا کچھ حق نہ تھا ❁ پر میں جذبات کو اپنے کرتا بھی کیا
میں بھی بیٹا ہوں یا بھائی ہوں آپ کا ❁ میری باتوں کا ہرگز نہ مانیں بُرا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

ہم پہ احسان ہے کس قدر دین کا ❁ اُس کے احکام اُس کے قوانین کا
یہ ہے دراصل زیور خواتین کا ❁ جس کو ہم نے بنایا ہے اِک مسئلہ

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

جو مقام عورتوں کا ہے اسلام میں ❁ ہو نہیں سکتا مغرب کی اقوام میں
وہ تو آگئے ہیں غیرت کے نیلام میں ❁ ہم یہ سوچیں کہ آخر ہمیں کیا ہُوا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

بیٹیاں جو کہ پھرتی ہیں یوں بے نقاب ❁ سر پہ ماں باپ کے بھی ہے اِس کا عذاب
کیوں نہ تم نے دیا ان کو درسِ حجاب ❁ روزِ محشر یہ پوچھے گا ان سے خدا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

یہ جو کالج کی مخلوط تعلیم ہے ❁ درحقیقت یہ محتاجِ ترمیم ہے
یہ خلاف تقاضائے تکریم ہے ❁ غیر محرم کا ہو آمنا سامنا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

جس میں پھنس کر ہمارا بُرا حال ہے ❁ درحقیقت یہی مغربی جال ہے
جس سے غیرت مسلماں کی پامال ہے ❁ کھیل سارا ہے یہ سوچا سمجھا ہُوا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

میں نہیں مانتا مغربی ساز کو ❀ میں نہیں جانتا .روسی آواز کو
کوئی سمجھے تو اسلام کے راز کو ❀ اُس نے کیوں حکم پردے کا ہم کو دیا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

میں نے مانا ترقی کا یہ دَور ہے ❀ اِس صدی کا تقاضا بھی کچھ اور ہے
پر یہ نکتہ بھی تو قابلِ غور ہے ❀ کیا ترقی میں مانع ہے شرم و حیا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

مجھ کو تسلیم نیت بہت صاف ہے ❀ اس میں کچھ شک نہیں دل بھی شفاف ہے
پر یہ خود ہی کہیں کیا یہ انصاف ہے ❀ حکم قرآن کا ہم نے رد کر دیا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

حکمت

کوئی تو اِس میں پوشیدہ ہے حکمت ❀ یہ جو نظریں جُھکائی جا رہی ہیں
وہاں دیکھیں گے جا کر ان کا جلوہ ❀ یہاں آنکھیں بنائی جا رہی ہیں

لمحہ فکریہ

جو دیدارِ طیبہ کی شائق نہیں ہیں ❀ وہ آنکھیں بصارت کے لائق نہیں ہیں
بغیرِ عمل عشقِ نبوی ﷺ کا دعویٰ ❀ فسانہ ہے جس میں حقائق نہیں ہیں

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

خدا کو بھول کر ساری خدائی   لگی حرص و ہوس ایسی بھائی
ہے زر کے واسطے ہی آشنائی   اِسی کے واسطے ہر سُو لڑائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

یہ حُبِ مال ہی کا ہے نتیجہ   لڑیں آپس میں چاچا اور بھتیجا
بس اب خاموشی سے یہ زہر پی جا   وگرنہ کُھل نہ جائے پارسائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

یہی بنتا ہے اکثر وجہِ خامی   کدورت دل میں پیدا ہو دوامی
لڑیں زر کے لئے ماموں سے مامی   رکھیں آپس میں رنجش بھائی بھائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کرے جو خود کو ہی اس کے حوالے   تو اُس کی جاں کے بھی پڑتے ہیں لالے
کمالے لاکھ تُو دُنیا کمالے   یقینی ہے مگر اس کی جدائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کبھی بیمہ کرا کر مال لے لیں   کبھی لیں لون اور تکلیف جھیلیں
پرائز بانڈ کا جُوا بھی کھیلیں   کریں اس کے لئے سودی کمائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کوئی تو دل دُکھا کر مال لے لے   کوئی نظریں بچا کر مال لے لے
کوئی خنجر دکھا کر مال لے لے   اِسی خاطر ہے قتل و خوں لڑائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

مساجد کا بنانا غیر ممکن   مدارس میں لگانا غیر ممکن
کسی کے کام آنا غیر ممکن   کہ رکھیں جمع کر کے پائی پائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

اگرچہ عمر ہے اَسّی برس کی   مگر علّت لگی ایسی ہوس کی
کہ ہر دَم فکر مائنس پلس کی   اجل بھی دیکھ کر کے مسکرائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

CamScanner

کبھی غیروں سے بھی یہ جوڑ ڈالے ❋ کبھی اپنوں سے بھی رخ موڑ ڈالے
یہ رشتے خون کے بھی توڑ ڈالے ❋ کرائے باپ ماں تک سے لڑائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی
پدر یوں بھی پسر کا حق اُڑا لے ❋ کہ کردے عاق اور گھر سے نکالے
بہن کا بھی کوئی ترکہ دبا لے ❋ گنوائے عقبیٰ کی ساری کمائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی
کوئی زر کے لئے چھت بیچ ڈالے ❋ کوئی تو ملک و ملت بیچ ڈالے
کوئی کم بخت عزت بیچ ڈالے ❋ کہ پھیلائے جہاں میں بے حیائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی
آثر اِک اور پہلو بھی ہے اِس کا ❋ نہیں آیا ہے اب تک ذکر جس کا
مگر اتنا بڑا ہے قلب کس کا ❋ کہ پائے اِس کی چاہت سے رہائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی
ہو استعمال اِس کا راہ دیں میں ❋ خدا کا دین غالب ہو زمیں میں
نگاہِ رحمۃ اللعالمین ﷺ میں ❋ ہے ایسا زر بھلائی ہی بھلائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی
اگر گاڑی کی نعمت ہے. مہیا ❋ گھمائیں سمتِ اہلِ دل کو پہیا
کرائیں اپنی گر اصلاح بھیا ❋ نہیں ہے ایسی دولت میں بُرائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی
کسی مسکین کو کھانا کھلا دیں ❋ کسی کی بیٹی کی شادی کرا دیں
کسی کا قرض ہو اُس کو چکا دیں ❋ کریں یوں ڈوبتوں کی ناخدائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی
مساجد میں مدارس میں لگائیں ❋ غریبوں بے کسوں کے کام آئیں
محل خُلدِ بریں میں یوں بنائیں ❋ کریں دونوں جہانوں کی کمائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا

میں حکمِ عدولئ خدا کر نہیں سکتا
یوں نامۂ اعمال سیہ کر نہیں سکتا
عصیاں کی غلاظت کو غذا کر نہیں سکتا
گو حقِ عبادت تو ادا کر نہیں سکتا

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

بازار بھی جاؤں گا دُکاں پر بھی رہوں گا
میں دوشِ زمانہ پہ کبھی بار نہ ہوں گا
حق جس کو سمجھتا ہوں وہی بات کہوں گا
تکلیف جو اِس راہ میں آئے گی سہوں گا

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

ہے سب سے بڑا دوستو مولیٰ کا سہارا
وہ روٹھ گیا گر تو نہیں کوئی ہمارا
بِن اُس کی رضا کیسے ہو مومن کا گزارا
نقصان کروڑوں کا بھی کرلوں گا گوارا

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

الفاظ مِرے پاس سہانے بھی ہیں لیکن
اعذار ہزاروں ہیں بہانے بھی ہیں لیکن
بے مثل کہانی بھی فسانے بھی ہیں لیکن
مانا مجھے اوقات بچانے بھی ہیں لیکن

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

افکارِ زماں، فکرِ مکاں اپنی جگہ پر
اسباب و علل سُود و زیاں اپنی جگہ پر
مِل اپنی جگہ پر ہے دُکاں اپنی جگہ پر
مصروفیتِ کارِ جہاں اپنی جگہ پر

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

جس دل کو لگا ذکر و عبادت کا مزہ ہو
جس قلب میں موجود اثر خوفِ خدا ہو
خود کہیئے بھلا کیسے وہ مائل بہ خطا ہو
ناراض ہو افسر کہ مِرا سیٹھ خفا ہو

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

روحانی بیوٹی پارلر

اہل تقویٰ کی صورت بنا لیجئے ❋ نورِ سنت سے چہرہ سجا لیجئے
روزِ محشر شفاعت سے محروم ہوں ✿ اپنی مونچھیں نہ اتنی بڑھا لیجئے
بال سر پر نہ انگریزی رکھیئے جناب ❋ اس کو سنت سمجھ کر کٹا لیجئے
ٹخنے ڈھکنا گناہِ کبیرہ ہے جی ✿ اپنی شلوار اُوپر اُٹھا لیجئے
ہو اگر غیر محرم مقابل کوئی ❋ اپنی نظروں کو فوراً جھکا لیجئے
دل بھی گندے خیالات سے پاک ہو ✿ اپنے مولا کو دل میں بسا لیجئے
اپنے کانوں سے گانے نہ سنئے کبھی ❋ اِن کو قہرِ خدا سے بچا لیجئے
اپنے قابو میں رکھیئے خود اپنی زباں ✿ اِس سے مت کام بے فائدہ لیجئے
اشک جاری نہیں ہوں اگر آنکھ سے ❋ رونے والوں کی صورت بنا لیجئے
پڑھ کے دو رکعتیں آپ حاجات کی ✿ اپنے مولا کو رو کر منا لیجئے
جن کی رحمت کے ہیں آپ اُمیدوار ❋ اُن کے پیاروں کی صورت بنا لیجئے
اے اثرؔ قرب حق چاہیے تو جگہ ✿ اہل تقویٰ کے دل میں بنا لیجئے

❋✿❋✿❋

مغربی ثقافت کے دلدادہ

اب یہاں نہیں ملتا کوئی شخص بھی سادہ ✺ مادّہ پرستی نے کر دیا ہمیں مادہ
کر کے سرجری دادی بن رہی ہیں شہزادی ❋ بال کر کے کالے اب نوجواں بنے دادا
جینس جب سے پہنی ہے "شی" بھی لگ رہی ہے "ہی" ✺ بال چُٹیا کروا کر نر بھی بن گئے مادہ
مشرقی روایت سے ان کو شرم آتی ہے ❋ مغربی ثقافت کے اس قدر ہیں دلدادہ
جب سے اپنے آقا کے دین سے ہوئے آزاد ✺ غیر کی غلامی پر ہو گئے ہیں آمادہ
آج بھول کر بھی تو یاد وہ نہیں آتا ❋ ہم نے حق تعالیٰ سے کل کیا تھا جو وعدہ

✿✿✿✿✿

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں

قرآں پڑھ کر گھر جب آیا * ابو کو بھی گھر پر پایا
اُچھلا کُودا رویا گایا * پھر مُنّے نے شعر سُنایا

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں
ذائقہ سُنّت کا بھی چکھ لیں

قاری صاحب نے فرمایا * داڑھی کو واجب بتلایا
پیار محبت سے سمجھایا * پھر ہم کو یہ شعر سِکھایا

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں
ذائقہ سُنّت کا بھی چکھ لیں

وقت ہو ضائع خرچ ہوں پیسے * داڑھی منڈائیں ایسے ویسے
میں بتلاؤں بات یہ کیسے * لگتے ہیں آپ امّی جیسے

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں
ذائقہ سُنّت کا بھی چکھ لیں

پیارے آقا ﷺ جیسی سیرت * پیارے آقا ﷺ جیسی صورت
ملتی ہے داڑھی سے عزت * کرلیں ہمت کرلیں ہمت

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں
ذائقہ سُنّت کا بھی چکھ لیں

زندہ جب یہ سنت ہوگی * رحمت ہوگی برکت ہوگی
عقبٰی میں بھی شفاعت ہوگی * دُنیا میں بھی عزت ہوگی

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں
ذائقہ سُنّت کا بھی چکھ لیں

داڑھی وجہ بخشائش ہے * مومن کی یہ آرائش ہے
دادی کی بھی یہ خواہش ہے * امّی کی بھی فرمائش ہے

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں
ذائقہ سُنّت کا بھی چکھ لیں

******

نمازِ فجر میں اُٹھا نہیں جاتا

اثر اوّل تو آدھی رات تک سویا نہیں جاتا
جو سو جائیں تو قبل از چاشت پھر جاگا نہیں جاتا
جو گرمی ہو تو بستر دیر تک چھوڑا نہیں جاتا
جو سردی ہو تو پھر کمبل سے ہی نکلا نہیں جاتا

جبھی اُن سے نمازِ فجر میں اُٹھا نہیں جاتا

وظیفہ گر بتادیں تو پڑھا کیا کیا نہیں جاتا
اگر لکھنے پہ آجائیں تو کیا لکھا نہیں جاتا
برائی کا تو کوئی کام بھی دیکھا نہیں جاتا
کبھی ضائع، کوئی موقع، بھلائی کا نہیں جاتا

مگر اُن سے نماز فجر میں اُٹھا نہیں جاتا

نہ ہرگز نیک کاموں میں کبھی تاخیر کرتے ہیں
مساجد اور مدارس شہر میں تعمیر کرتے ہیں
وہ اصلاحی مضامیں روز و شب تحریر کرتے ہیں
ہے طرّہ یہ کہ شب کو دیر تک تقریر کرتے ہیں

مگر اُن سے نماز فجر میں اُٹھا نہیں جاتا

اُنہیں تسلیم ہے محفوظ یوں نسبت نہیں رہتی
قضائے فجر سے اللہ کی قربت نہیں رہتی
بجا ہے دن ڈھلے تک نیند سے صحت نہیں رہتی
وہ یہ بھی جانتے ہیں رزق میں برکت نہیں رہتی

مگر اُن سے نمازِ فجر میں اُٹھا نہیں جاتا

سفر درپیش ہو اُن کو تو قبل از فجر اُٹھ جائیں
اگر ہو میچ کرکٹ کا تو شب بیداری فرمائیں
جو ہو سکّوں کی جھنکاریں پلک تک بھی نہ جھپکائیں
بُلائے دوست گر کوئی تو آدھی رات کو جائیں

مگر اُن سے نمازِ فجر میں اُٹھا نہیں جاتا

******

کھیں مشرق کو لے ڈوبے نہ مغرب

جو پردے سے رہائی دے رہا ہے
وہ درسِ بے حیائی دے رہا ہے
کہیں مشرق کو لے ڈوبے نہ مغرب
مجھے ایسا دکھائی دے رہا ہے

روحانی طبیبوں سے دوا کیوں نہیں لیتے

ایماں کی حلاوت کا مزہ کیوں نہیں لیتے ✲ سڑکوں پہ نگاہوں کو جھکا کیوں نہیں لیتے
کوّے تو نہیں ہو، کہ ہو مرغوب غلاظت ✲ تم ہنس ہو موتی کی غذا کیوں نہیں لیتے
کرتے ہو معاصی کے مرض کو نظر انداز ✲ روحانی طبیبوں سے دوا کیوں نہیں لیتے
ہر بے کس و مجبور کی کرتے ہو خوشامد ✲ اِک صاحبِ قدرت کو منا کیوں نہیں لیتے
سرکار ﷺ کی صورت سے اگر پیار ہے تم کو ✲ رخسار پہ سُنّت کو سجا کیوں نہیں لیتے
کیوں مسٹر و مُلّا کے ہو مابین مرے دوست ✲ داڑھی کو تم اِک مُشت بڑھا کیوں نہیں لیتے
کہتے ہو مرض کِبر کا جب تم میں نہیں پھر ✲ شلوار کو ٹخنے سے اُٹھا کیوں نہیں لیتے
انسانی شرافت کا اگر پاس ہے تم کو ✲ نفسانی اُمنگوں کو دبا کیوں نہیں لیتے
کب تک تم اُٹھاؤ گے یہ غیرت کا جنازہ ✲ ٹی وی کا جنازہ ہی اُٹھا کیوں نہیں لیتے
ہیں داغ جو عصیاں کے اثرؔ دامنِ دل پر ✲ اشکوں کے سمندر میں نہا کیوں نہیں لیتے

بدونِ مرشد کامل کوئی کامل نہیں ہوتا

بنا رہبر کے رہرو فائز منزل نہیں ہوتا ✲ بدونِ مرشدِ کامل کوئی کامل نہیں ہوتا
حیاتِ روح سے تا عمر وہ محروم رہتا ہے ✲ اثرؔ جو خواہشاتِ نفس کا قاتل نہیں ہوتا
محبت کے سمندر کی نرالی شان ہے پیارے ✲ یہاں طوفاں تو ہوتے ہیں مگر ساحل نہیں ہوتا
کوئی تو باوجودِ قابلیت ہوتا ہے مردود ✲ کوئی مقبول ہوتا ہے مگر قابل نہیں ہوتا
جو دولت اور ثروت میں سکوں ڈھونڈیں وہ یہ سن لیں ✲ سکوں سِکّوں کی جھنکاروں سے تو حاصل نہیں ہوتا
چمکتے دن کی قدر و منزلت تاریک شب سے ہے ✲ تو کیونکر قدرِ حق ہوتی اگر باطل نہیں ہوتا
یہ راہِ عشق ہے دیوانگی ہے اس میں دانائی ✲ جو دیوانہ نہیں بنتا تو وہ عاقل نہیں ہوتا

✲✲✲✲✲

CS CamScanner

طریق الاولیا

طریق الاولیاء ہے یہ ولایت کی نشانی ہے ٭ محبت بانٹنا اہلِ محبت کی نشانی ہے

سِتم سہہ کر کرم کرنا کرامت کی نشانی ہے ٭ ہلاکو سا عمل کرنا ہلاکت کی نشانی ہے

مقابل شیخ کے بے باک ہو جانا نہیں اچھا ٭ ترا مرعوب ہو جانا ہی عظمت کی نشانی ہے

پسِ پردہ نظر آتا ہے ہر ہر شے میں اک محبوب ٭ تمام عالم مِرے مولا کی قدرت کی نشانی ہے

کسی پر آئے غصہ جب ہے پھر یاد لا تغضب ٭ یہی مومن کا ہے مذہب یہ نسبت کی نشانی ہے

یہ ناقص عقل والی عقلِ کامل کو اُڑاتی ہیں ٭ فدا ہونا حسینوں پر حماقت کی نشانی ہے

جو قابل ہیں وہ اپنے آپ کو قابل نہیں کہتے ٭ لیاقت کا چُھپانا ہی لیاقت کی نشانی ہے

کوئی خوش قامت آئے گر تو ہو پہرہ نگاہوں پر ٭ یہی تو سب سے بڑھ کر استقامت کی نشانی ہے

نوافل اور وظائف کی جو کثرت ہے سر آنکھوں پر ٭ مگر ترکِ معاصی ہی ولایت کی نشانی ہے

میں ہر ہر سانس اپنی آرزو کا خون کرتا ہوں ٭ یہ میرے جذبہء شوقِ شہادت کی نشانی ہے

ڈسا جاتا نہیں دو بار اِک سوراخ سے مومن ٭ جو سچ پوچھو یہ مومن کی فراست کی نشانی ہے

ترا ہر ہر بیاں ایک ایک مضموں اور ہر ملفوظ ٭ فصاحت کی علامت ہے بلاغت کی نشانی ہے

جو اِک ذرّہ مثالِ مہر ہے دُنیا کی آنکھوں میں ٭ یہ شیخِ وقت کی چشمِ عنایت کی نشانی ہے

لطافت آ ہی جاتی ہے مسلسل مشق کرنے سے ٭ عبادت کا حسیں ہونا ریاضت کی نشانی ہے

یہ گھر گھر ناچ گانے ڈش یہ ٹی وی اور وی سی آر ٭ یہ فحاشی یہ عریانی قیامت کی نشانی ہے

کسی کا تذکرہ ہو پیٹھ پیچھے اور بُرائی سے ٭ شریعت کی کسوٹی پر یہ غیبت کی نشانی ہے

جلیسِ اہلِ دل کے حق میں فرمایا ہے لا یشقیٰ ٭ سو اہل اللہ کی قربت سعادت کی نشانی ہے

طریقت زندقہ ہے گر نہ ہو تابع شریعت کے ٭ رہ سُنّت پہ چلنا اہلِ سُنّت کی نشانی ہے

اثر اعمالِ ظاہر کا اثر پڑتا ہے باطن پر
نگاہوں کا وضو دل کی طہارت کی نشانی ہے

تقابلِ حقیقت ومجاز

اگر مجنوں کو شمس الدین تبریزی ملا ہوتا ❋ تو کیوں مرتا وہ لیلیٰ پر وہ مولیٰ پر فدا ہوتا
اگر رانجھا کو مل جاتا کوئی خواجہ نظام الدیں ❀ بجائے ہیر وہ ہیروں کے رب سے آشنا ہوتا
وہ شیریں پر نہیں ہاں خالقِ شیریں پہ دیتا جاں ❋ اگر فرہاد کو بابا فرید الدیں ملا ہوتا
اگر پنّو کو ملتا کوئی مثلِ حاجیؒ امداد ❀ تو سسّی کے بجائے عشق و مستی میں گھلا ہوتا
مہیوال آتا خدمت میں جو شاہِ بوالمعالی کی ❋ تو سُہنی کا نہیں وہ سُہنے مولیٰ کا گدا ہوتا
خدا کے عاشقوں سے سیکھتا گر گریہ وزاری ❀ نہیں کہہ سکتا میں، میرِ تقیِ میر کیا ہوتا
اگر اقبال کو بھی شیخ سعدی مل گئے ہوتے ❋ یقیناً اُن کے رخساروں پہ سُنّت کا دیا ہوتا
جگر صاحب تھے خوش قسمت کہ پائی تھانوی نسبت ❀ سخن، ورنہ جگر کا بھی فراز وفیض سا ہوتا
حفیظِ جونپوری کو ملا میخانۂ اشرف ❋ وگرنہ رندِ بادہ نوش کیوں کر پارسا ہوتا
خدا کے عشق سے مغلوب ہو جاتا یقیناً وہ ❀ اگر غالب بھی میرے شیخ کا عاشق بنا ہوتا
اگر عشرت جمیلِ میر کو ملتا نہ ایسا پیر ❋ تو کیونکر ربّ کے قرب خاص کا موتی عطا ہوتا
تو بنتے کس طرح فیروز میمن مومنِ کامل ❀ نہ گر قطبِ زمانہ کا وصال ان کو ہوا ہوتا
ضیا رحمٰن امریکی کی ہوتی زندگی پھیکی ❋ نہ وہ گر مرشدِ خوشتر کے در پر یوں پڑا ہوتا
نہ ہوتے خالدِ اقبال، تائبِ دستِ مرشد میں ❀ تو کیوں اس بُلبلِ گلشن کا طُوطی بولتا ہوتا

اثر حاصل نہ ہوتا پھر کبھی شاہین کو اقبال
نہ گر وہ خاکِ پائے حضرت اقدس بنا ہوتا

❋❋❋❋❋

نہ حِیلہ کام آئے گا نہ حُجت کام آئے گی
سرِ محشر تو مولیٰ کی محبت کام آئے گی
وہاں پر انتسابِ سلطنت بے فائدہ ہوگا
وہاں بس صاحبِ نسبت کی نسبت کام آئے گی

شاہین اقبال آثر جونپوری عفا اللہ تعالیٰ عنہ کے شعری مجموعے

میں اللہ سے ڈرتا ہوں

رُوحِ سُلوک

راہِ سُلوک

نالۂ پُر آثر

محبت کی کلیاں نصیحت کے پھول

گلستان عقیدت (حمد نعت ومنقبت)

اس طرح بکھراؤ گیسوئے سلوک
دہر میں بس جائے خوشبوئے سلوک
تیر گی گمرہی چھٹنے لگے
ایسا روشن ہو آثر روئے سلوک

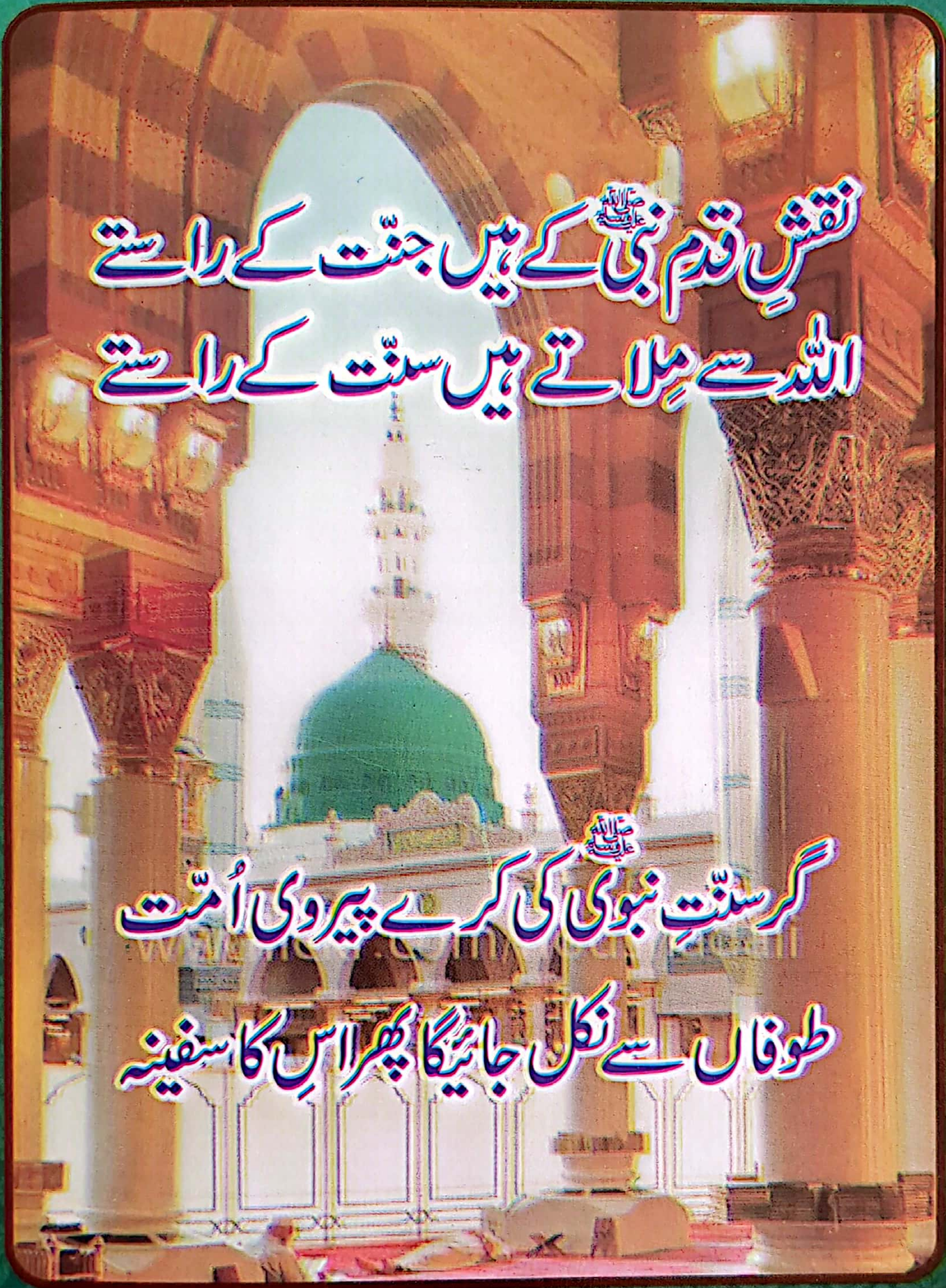

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم